www.insaf.pk/australia

# نقل مکانی

یہ نقل مکانی بھی عجب کارِ جہاں ہے
بکھرے ہوئے، ٹوٹے ہوئے لوگوں کے یہ چہرے

افلاس کے اور یاس کے یہ زندہ نمونے
آتے ہیں چلے امن کی اُمید کے مارے
ناکردہ گناہی کی سزا جھیلنے والے
سرحد کے مکیں، ارضِ وطن کے یہ جیالے
اپنی ہی زمیں اُن کے لیے غیر ہوئی اب
اپنوں کی جفاؤں نے اُنھیں پھر سے ڈسا ہے
آنکھوں میں ہے وحشت تو لبوں پہ یہ گلہ ہے
'اندرونِ وطن، ترکِ وطن ہم نے کیا ہے!'

مل کے چلو درماں کریں کچھ اُن کے دُکھوں کا
دکھلائیں فلک کو یہ نظارہ کہ ابھی ہم
بکھرے نہیں، ٹوٹے ہوئے ارمانوں کی مانند
اِک جذبۂ قومی ہے رواں اپنی رگوں میں
یہ پھول سے بچے جو بہت ڈر سے گئے ہیں
ہونٹوں پہ ہنسی اُن کے چلو پھر سے سجائیں
واپس وہی معصوم جہاں اُن کو دلائیں!

بوڑھے جو ضعیفی کی سزا کاٹ رہے ہیں
لاچار ہیں، تنگدست ہیں، تنہائی کے مارے
وہ جن کے جگر گوشوں کو اغیار نے مارا
اے اہلِ وطن! بانٹ لو دُکھ اُن کے سبھی تم
کچھ اُن کی تسلی کے لیے کام کرو تم
اُمید کی شمع کو کبھی بجھنے نہ دینا
سرحد کے مکیں سارے، یہ مہماں ہیں ہمارے
مہماں کی نوازی کا سبق بھول نہ جانا
اِس خدمتِ انساں سے نہ تم جی کو چرانا

یہ نقل مکانی بھی عجب کارِ جہاں ہے!

سالک حمید خواجہ
سڈنی، آسٹریلیا